سوال

خاوند کا اپنی بیوی کےلیے یا پھر بیوی کا اپنے خاوند کےلیے گانا گانے کا حکم کیا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے ، اور دورود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

اول :

اللہ سبحانہ وتعالی نے خاوند اور بیوی کےلیے ایک دوسرے سے لطف اندوز ہونا اور لذت اٹھانا مباح کیا ہے ، اور صرف دبر میں جماع کرنا یا پھر حیض یا نفاس کی حالت میں جماع کرنا حرام کیا گیا ہے ، اس کے علاوہ باقی سب کچھ بیوی کو دیکھنا اور چھونا اور بوس وکنار کرنا اور خوبصورتی و بناؤ سنگھار کرنا ، اور محبت کے الفاظ کہنا یہ سب مباحات میں شامل ہوتا ہے

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا بیوی کےلیے شرعی طور پر اپنے خاوند کا سارا جسم دیکھنا جائز ہے ، اور خاوند اپنی بیوی کو حلال چیز سے لطف اندوز ہونے کی نیت سے دیکھ سکتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" عورت کےلیے اپنے خاوند کا سارا جسم دیکھنا جائز ہے اور اسی طرح بغیر کسی تفصیل کے خاوند کےلیے بھی اپنی بیوی کا سارا جسم دیکھنا جائز ہے ؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ، مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے یہ لوگ قابل ملامت نہیں ، اس کے علاوہ جو کوئی بھی اور راہ اختیار کریگا تو وہی حد سے تجاوز کرنے والا ہے المؤمنون (5-7) . انتہی

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (226/3) .

خاوند اور بیوی کا آپس میں لطف اندوز ہونے میں یہ بھی شامل ہے کہ بیوی اپنے خاوند کےلیے گانا گائے ، اور خاوند اپنی بیوی کےلیے گانا گائے ، لیکن اس میں کچھ شروط کا ہونا ضروری ہے تاکہ یہ گانا مباح بن سکے ، ذیل میں کچھ شروط دی جاتی ہیں :

اول :

یہ گانا آلات موسیقی مثلا پیانو ، اور بانسری یا جاڈھول وغیرہ سے خالی ہو

دوم :

گانا کلام ہے اس کی اچھی چیز اچھی ہے اور بری اور قبیح غلط اور قبیح ہوگی ، اس لیے واجب اور ضروری ہے کہ یہ گانا لوگوں کی عزت میں طعن یا کسی معین عورت کے اوصاف بیان کرنے سے خالی ہو

اوراس کے ساتھ ساتھ وہ عبادات واطاعت اوردینی شعائر کے خلاف کلام سے خالی ہونا چاہیے ، اور غزل ہونے میں کوئی حرج نہیں ، اوراسی طرح خاوند اور بیوی کے اوصاف بیان کیےگئے تو بھی کوئی حرج نہیں ، اگر معاملہ دونوں کے متعلق ہو تو اس کی کوئی حدود نہیں ہیں

اوران دونوں یعنی خاوند اور بیوی کےلیے تو لفظی اوراوصاف والی غزل سے بھی بڑی چیز جائز ہے یعنی جماع

سوم :

یہ گانا خاوند اور بیوی کے علاوہ کوئی اورنہ سن رہا ہو چاہے ان کی اولاد ہو اگرچہ وہ چھوٹی عمر کے ہی ہوں پھر بھی نہ سن رہے ہوں ، یا پڑوسی وغیرہ اس کے علاوہ کوئی اوراجنبی مرد بھی

یہاں بچوں کو چاہے وہ چھوٹی عمر کے ہی ہوں گانا سننے سے منع اس لیے کیا جائیگا تاکہ ان کی تربیت میں خلل پیدا نہ ہو ، اوراس لیے بھی کہ وہ لوگوں کو کہتے پھریں گے اور پھر ان کے ذہنوں میں اپنے گھر والوں کی غلط صورت پیدا ہوجائیگی

اوریہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ خاوند اور بیوی کےلیے ہر مباح چیز بچوں کے سامنے اعلانیہ طور پر نہیں کی جا سکتی ، مثلا بوس وکنار اور چھونا اور جماع وغیرہ

شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ سے بیوی کا اپنے خاوند کےلیے گانے کا حکم دریافت کیا گیا تو شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" اگر تو گانے سے مقصود اور مراد خوبصورت آواز کے ساتھ ان الفاظ میں گنگنانا ہے جو ہر مسلمان کےلیے صالح ہوں اور وہ بول سکتا ہے : تو پھر وہ جو چاہے گا سکتی ہے لیکن اس میں ایک شرط ہے کہ اس سے فرض چیز ضائع نہ ہوتی ہو

لیکن اگر وہ ایسے الفاظ گنگنائے جن کا زبان پر لانا شرعی طور پر اصلا جائز نہیں تو پھر اس حالت میں کوئی فرق نہیں چاہے وہ خاوند کےلیے گائے یا پھر بھائی کےلیے یا بہن کےلیے

کیونکہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ہے :

" شعر ایسی کلام ہے اس کی اچھی اچھی ہے اور بری اور قبیح بری ہی ہے "

اس لیے جب انسان بری اور قبیح کلام کرے تو اس کا محاسبہ ہوگا ، اور جب بری کلام میں گانا گنگنائے گا تو پھر مؤاخذہ اور بڑھ جائیگا

اس لیے اگر عورت اپنے خاوند کے سامنے مباح کلام میں گانا گنگناتی ہے تو گائے ، اور جو چاہے خوبصورت آواز میں مباح کلام گنگنائے

لیکن اگر اس گانے سے مقصود وہ گانے ہیں جو فحش ہوتے ہیں اور بعض فاسق مرد اور عورتوں کا پیشہ بن چکے ہیں تو پھر اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ اپنے خاوند کےلیے گائے یا پھر کسی اجنبی اور غیر محرم کےلیے " انتہی

سلسلۃ الھدی والنور کی کیسٹ نمبر (42) فتوی نمبر (10).

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

103414